بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | جمعرات ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۵ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۱۵ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۲ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین ؂

مسجدِ اقصیٰ میں یہودیوں کی فائرنگ کے دلخراش سانحہ پر ربوہ میں احتجاجی جلسہ

خدائی پیشگوئیوں کے بموجب وہ وقت ضرور آئے گا جب مسلمان یہودیوں کو شکستِ فاش دیں گے

مسجدِ مہدی میں ہونے والے جلسہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام کی تقاریر

ربوہ میں تمام دفاتر، سرکاری ادارے اور بازار سارا دن مکمل طور پر بند رہے

ربوہ: ۱۴ شہادت / اپریل۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں آج یہودیوں کی طرف سے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور نمازیوں پر فائرنگ کے دلخراش سانحہ پر احتجاج کرتے ہوئے تمام جماعتی دفاتر، سرکاری دفاتر، کاروباری تجارتی ادارے سارا دن مکمل طور پر بند رہے۔ نماز عصر کے بعد شہر کے کاروباری مرکز گولبازار میں واقع مسجد مہدی میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقاریر کیں اور بتایا کہ اسرائیل کا قیام مغربی طاقتوں خصوصاً برطانیہ اور امریکہ اور اس کے علاوہ روس کی مشترکہ سازش کا نتیجہ ہے۔ مقررین نے اس توقع کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد آئے گا جب عالم اسلام متحد ہو کر اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔

مسجد مہدی میں جلسہ عام میں احباب کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ کا اعلان ربوہ کی تمام مساجد میں کر دیا گیا تھا۔ جلسہ کا آغاز قریباً پونے پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم گلزار احمد صاحب نے کی بعد ازاں انہوں نے ایک نظم ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد مکرم فضل حق قریشی صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قرآنی پیشگوئیوں کے تحت انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا جب یہود کو ان کی بداعمالیوں کی سزا ملے گی اور بیت المقدس کو یہود کے قبضہ سے آزاد کرا لیا جائے گا۔ اس کے بعد اس جلسہ کے منتظم صدر عمومی محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب نے احباب سے خطاب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اسرائیلی فتنے کے ذمہ دار امریکہ اور روس دونوں ہیں۔ روس اس ملک کو افرادی قوت مہیا کر رہا ہے۔ اور امریکہ بھرپور اقتصادی اور جنگی امداد دے رہا ہے۔ امریکہ کی مدد سے اسرائیل ایک زبردست جنگی قوت بن چکا ہے اور اب اسرائیل کے حوصلے اتنے بڑھ چکے ہیں کہ وہ ہمسایہ ملک لبنان کو اپنا نشانہ بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ملکوں کی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کا یہ ایک برملا اظہار ہے کہ وہ کروڑوں مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کی بجائے مٹھی بھر یہودیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان ملکوں کو یہ خطرہ ہے کہ مسلمان ایک بار متحد اور منظم ہو گئے تو ایک زبردست طاقت بن کر دوبارہ ابھر آئیں گے انہوں نے کہا کہ آج کے دن کا یہ احتجاجی جلسہ اسی مقصد کے لیے منعقد کیا گیا ہے تاکہ ہم احمدی اسرائیل اور اس کے وحشیانہ مظالم اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کے خلاف دنیا بھر

(باقی صفحہ پر)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین ؂

• محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ گذشتہ دنوں انہوں نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی دعوت ولیمہ میں بھی شرکت فرمائی۔ تاہم ابھی بیماری کے اثرات اور کمزوری باقی ہے۔ احباب صحت کامل کے لیے دعا فرمائیں۔

(مرزا خلیل احمد قمر۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سیدنا حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا انعقاد

حضور نے احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور دعا کروائی

ربوہ: ۱۲ شہادت / اپریل۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل اور متواتر دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات عطا ہونے کے نتیجے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو اپنا جو عقد ثانی حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ کے ساتھ فرمایا اور رخصتانہ بھی اسی روز عمل میں آیا اسکے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے آج رات بعد از نماز عشاء اپنی رہائش گاہ کے عقبی میدان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کرایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ اور باہر سے آئے ہوئے ڈھائی سو کے قریب احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ اور اس کے بعد دعا کروائی۔ خواتین نے بھی پردے میں دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے بیرونی گیٹوں پر احباب کا استقبال فرمایا اور جملہ انتظامات کی نگرانی فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سوا نو بجے اپنی رہائش گاہ کے عقبی لان میں تشریف لائے۔ چند منٹ احباب کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور باتیں کرنے کے بعد حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ کمال سادگی سے ترتیب دی گئی طعام گاہ میں کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں قریباً پونے دس بجے حضور نے دعا کروائی اور جملہ احباب کی آمد پر ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے ؂

رجسٹریشن نمبر ایل: ۵۲۵۲، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۴ شہادت ۱۳۶۱ ہش

ہمیشہ قائم رہنے والے دین کی بے مثال و لازوال فضیلت

مامورین الٰہی ایسے وقتوں میں مبعوث ہوتے ہیں جب دنیا والے خدا کو فراموش کر کے اس کی ہستی کے منکر ہو بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا اور ایسی صورت کیوں پیدا نہیں ہوتی کہ ہم بھی اس سے ملاقات کر سکیں اور اس سے ہمکلام ہو سکیں۔ چونکہ اس وقت لوگ رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کے منکر ہوتے ہیں۔ اس لئے مامورین الٰہی کے سپرد سب سے عظیم الشان کام ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی رؤیت اور اس کے ساتھ ملاقات کے شرف سے مشرف کر دکھائیں اور اس طرح خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایسا درخشندہ و تابندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کریں کہ بجز ان لوگوں کے جن پر فطرت کے دروازے بند ہیں کسی کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی اعتراض پیش کیا تھا کہ خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا اور وہ خود ہم سے ہمکلام کیوں نہیں ہوتا۔ ان کا یہ اعتراض کرنا ہی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کے منکر تھے جبھی تو انہوں نے یہ اعتراض کیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ان کے اس اعتراض کا ذکر اس رنگ میں ہی کیا ہے جس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ نہ رؤیت باری کے قائل تھے اور نہ لقاءِ الٰہی کے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ (الفرقان آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں کرتے کہتے ہیں کہ کیوں ہم پر فرشتے نازل نہیں ہوتے یا کیوں ہم اپنے رب کو نہیں دیکھ پاتے؟ انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے۔ اور وہ سرکشی میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔

ان کا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور سرکشی میں از حد بڑھا ہوا ہونا ہی بتا رہا ہے کہ وہ رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کے منکر تھے۔ انہوں نے یہ اعتراض اسی لئے کیا تھا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ خدا ہے ہی نہیں اگر ہوتا تو وہ ہمیں بھی نظر آتا اور نزول ملائکہ کی شکل میں ہماری بھی اس سے ملاقات ہوتی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا درخشندہ و تابندہ ثبوت دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان منکروں پر واضح فرمایا کہ چونکہ وہ سرکشی کی راہ سے معترض ہو رہے ہیں، اس لئے وہ اپنے قہری نشانوں اور جلووں کے ذریعہ انہیں اپنی ہستی کا ثبوت دے گا اور ان کے حق میں ذات باری کی وہ رؤیت ظاہر ہوگی جس کے وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے سزاوار ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ ہم ان لوگوں کو تمام اطرافِ عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائینگے اور خود ان کی جانوں (اور خاندانوں) میں بھی یہاں تک کہ یہ امر ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں۔

چنانچہ اس خدائی وعدہ کے بموجب نشان ظاہر ہوئے اور پے در پے ظاہر ہوتے چلے گئے۔ یہ نشان کفارِ مکہ کے لئے قہری تجلیات کے حامل اور مومنوں کے لئے رحمت کے آئینہ دار تھے۔ ان کے نتیجہ میں کفارِ مکہ کا سب غرور اور ابا و استکبار خاک میں ملے بغیر نہ رہا اور بالآخر فتح مکہ کے نہایت مہتم بالشان نشان کے ظہور پر ان کی آنکھیں کھلے بغیر نہ رہیں اور ایمان لانے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہا۔

جہاں تک نزول ملائکہ کی شکل میں لقاءِ الٰہی یعنی اللہ تعالےٰ کے ساتھ ملاقات کا تعلق تھا اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ شرف صرف انہی کے حصہ میں آسکتا ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اور سیدھی راہ پر گامزن رہتے ہوئے اس پر گامزن رہنے میں کمال درجہ استقامت کا اپنے عمل سے ثبوت دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو چیز تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی اس میں تم کو دیا جائے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہربانی کے طور پر ہوگا۔

یہ کل ادیان پر اسلام کی ایک بہت بڑی اور لازوال فضیلت ہے کہ یہ اگلے جہان میں ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی اپنے حقیقی پیروؤں کو رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کی عظیم الشان نعمتوں سے سرفراز کر دکھاتا ہے۔ اس میں کسی شک ہے کہ دورِ اول میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بار بار رحمت کے جلوے مشاہدہ کر کے رؤیت باری کے انعام سے سرفراز ہوئے اور پھر لقاءِ الٰہی کا مستقل انعام بھی ان کے حصہ میں آیا۔ نیز پھر اس کے بعد ہر زمانہ میں مسلمانوں میں ایسے قدسی صفات لوگ پیدا ہوتے رہے جنہیں خدا تعالےٰ نے اسی جہان میں رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کے خصوصی شرف سے مشرف فرمایا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا کیونکہ ہمیشہ قائم رہنے والا دین، اسلام ہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے:۔

ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینہ آیت ۶)

خدامِ باصفا

جفا شعار نہیں خوگرِ وفا ہیں ہم
امامِ وقت کے خدامِ باصفا ہیں ہم
ہے ختم جس پہ نبوت بھی اور رسالت بھی
اُسی رسولؐ کے دربار کے گدا ہیں ہم
اُسی کے فیض و عنایت سے دینِ حق کے لئے
تمام دنیا میں مصروفِ جا بجا ہیں ہم

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم کی یاد میں

ایک یادگار نشست

(آخری قسط)

- مکرم پروفیسر سی اے قادر صاحب
- مکرم چوہدری محمد علی صاحب
- مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب
- مکرم رفیعہ حسن صاحبہ
- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب

کے مضامین

ڈاکٹر صاحب کی پُر اثر تقریر کے بعد صدر محفل محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے آج کی تقریب کے مہمان خصوصی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ کے استاد اور ملک کے نامور فلسفہ دان محترم پروفیسر سی اے قادر ڈی لٹ کو دعوت دی۔

انہوں نے بتایا کہ میرا قاضی صاحب سے نصف صدی تک تعلق رہا ہے۔ میں مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کرنے کے بعد ۱۹۳۰ء میں ایم اے فلسفہ کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوا تو اس وقت حضرت قاضی صاحب وہاں پر نفسیات کے استاد تھے سی اے قادر صاحب نے بتایا کہ وہ اس وقت سائیکولوجی کی طرف زیادہ جھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج میں سائیکولوجی کی لیبارٹری قائم کی ایک مستری مقرر کیا خود ہی ڈیزائن دیتے اور اس سے تجربہ گاہ کا سامان بنواتے رہے انہوں نے ایسی چیزیں وہاں اپنی نگرانی میں بنوائیں جو امریکہ اور برطانیہ کے سوا کہیں سے نہ آسکتی تھیں۔ قاضی صاحب نے کئی یونیورسٹیوں میں سائیکولوجی کے شعبے کھلوائے۔ پہلے پنجاب یونیورسٹی میں اور پھر کراچی یونیورسٹی میں سائیکولوجی کی لیبارٹری اپنی نگرانی میں بنوائی پھر پنجاب یونیورسٹی میں (پیلا مڈ سائیکولوجی (اطلاقی نفسیات) کا شعبہ کھلوایا۔

سی اے قادر صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں نفسیات سے زیادہ لگاؤ تھا جبکہ بعض کہتے ہیں کہ وہ فلسفہ کی طرف زیادہ رجحان رکھتے تھے۔ قادر صاحب نے کہا کہ یہ بات سن کر مجھے بابا گورو نانک کی ایک بات یاد آگئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے بارے میں مسلمان یہ کہتے تھے کہ یہ مسلمان تھے اس لئے ان کی تجہیز و تکفین اسلامی طریقے کے مطابق کرنی چاہیئے۔ اور ہندو یہ کہتے تھے کہ ان کا کریا کرم ہندو طریق پر کیا جائے جب دونوں فریق جھگڑتے ہوئے حضرت بابا گورو نانک کی میت کے پاس پہنچے اور چادر کو ہٹایا تو دیکھا کہ وہاں پر پھول پڑے ہوئے تھے طے یہ ہوا کہ کچھ پھول مسلمان لے جائیں کچھ ہندو لے جائیں۔ قادر صاحب نے کہا کہ اس تقریب میں شرکت کر کے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ قاضی صاحب کے پھول صرف نفسیات یا فلسفہ والوں میں ہی تقسیم نہ کرنے ہوں گے بلکہ تیسرا حصہ ان کی جماعت کے لوگوں کو بھی دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قاضی صاحب کثیر الجہت شخصیت تھے۔ ان کی شخصیت شیریں اور نفیس تھی وہ جس مجلس میں جاتے ساری محفل ان کی خوشبو سے مہک اٹھتی تھی۔

جناب سی اے قادر صاحب نے حضرت قاضی صاحب کے زیر سایہ اپنی شاگردی کا دور یاد کرتے ہوئے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء کے دنوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ قاضی صاحب اخلاقیات میں عدل کا باب بڑے انہماک سے پڑھایا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جس قدر بھی بحثیں فلسفے اور مذہب کے میدان میں ہوئی ہیں اس کا مقصد ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا نہیں ہے جس میں بعض لوگ تو چوٹی پر بیٹھے ہوں اور بعض کو زمین پر بھی بیٹھنے کو جگہ نہ ملے۔ قاضی صاحب کہا کرتے تھے ایسی سوسائٹی کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ قادر صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب نے یہ خیالات اس وقت پیش کئے جب ابھی مارکسزم کا چرچا ہندوستان تک نہیں پہنچا تھا ان دنوں بھی وہ سماجی انصاف پر بڑا زور دیا کرتے تھے۔ ایک اور مسئلہ شر کا مسئلہ ہے جس پر فلسفہ اور مذہب دونوں میں بحثیں ہوتی ہیں کہ جب شر کی مقدار زیادہ ہو جائے تو خدا کی ہستی پر ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ قاضی صاحب نہایت خوبی سے مذہبی اور فلسفیانہ طور پر اس مسئلے پر روشنی ڈالا کرتے تھے۔

۱۹۵۰ء میں مَیں جب ان کا کولیگ بنا تو ایک دفعہ یہ مسئلہ اٹھا کر امن عالم میں اسلام کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔ قاضی صاحب نے اس ضمن میں منعقدہ ایک تقریب میں اپنا مضمون پڑھا اس میں انہوں نے اسلام کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کرنے کے بعد اسلام کی یہ خوبی بتائی کہ یہ یونیورسیلٹی آف کنسیپشن (UNIVERSALITY OF CONCEPTION) رکھتا ہے۔ یہ کسی خاص ملک یا قوم کے لئے نہیں ہے اس لئے لامحالہ اس کے نزدیک انسان انسان میں فرق نہیں۔ اسلام کا پیغام آفاقی ہے اس لئے یہ کسی قسم کی نسلی یا انسانی تفریق روا نہیں رکھتا۔ دوسری اہم بات وہ یہ بتاتے تھے کہ اسلام میں ہر قسم کی اقلیتوں اور خصوصاً غیر ممالک کے ساتھ انصاف پر زور دیا گیا ہے اس لحاظ سے عالمی امن کا مذہب ہے اسلام احترام قانون پر بھی زور دیتا ہے اور کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں چھوٹا بھی جواب دہ ہے اور بڑا بھی۔

محترم پروفیسر صاحب نے بتایا کہ جب قاضی صاحب پاکستان فلاسفیکل کانگرس کے صدر مقرر ہوئے تو "امن عالم کی بنیاد" کے موضوع پر انہوں نے اپنا خطبہ پڑھا جس میں اپنے اس فلسفے پر روشنی ڈالی کہ اسلام کسی تفریق کو روا نہیں رکھتا اور یہ ہی ایک ایسا معاشرہ قائم کر سکتا ہے جس میں کسی قسم کا ناروا امتیاز نہ ہو۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ قاضی صاحب پاکستان فلاسفیکل کانگرس کے مدت مدید تک سیکرٹری جنرل رہے، پھر صدر رہے، نائب صدر بھی رہے اور وہ اس کے بانی ممبر بھی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ۱۹۵۴ء میں اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی تو قاضی صاحب اور پروفیسر شریف صاحب کے ساتھ میں بھی ان کے ساتھ شامل تھا۔ اور اگرچہ اس وقت میری کوئی حیثیت نہ تھی مگر قاضی صاحب نے مجھے ایک دفعہ کہا کہ انگلستان کا مشہور فلسفی جان وزڈم پاکستان آرہا ہے وہ منطقی اثباتیت LOGICAL POSITIVISM کا علمبردار ہے۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس جدید فلسفے کے بارے میں کوئی شخص اس سے بات نہ کر سکے اور اس لئے تم اس بارے میں پڑھو۔ چنانچہ مَیں نے کتب پڑھیں اور جان وزڈم اور کئی اور دیگر فلسفیوں سے بھی بات ہوئی جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ قاضی صاحب میں یہ خوبی تھی کہ وہ اپنے طالب علم کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس کے بعد ہمیشہ مجھے کہنا شروع کیا کہ تم نے اس میدان میں مہارت حاصل کرنی ہے۔ اٹھتے بیٹھتے وہ یہ بات کہتے رہے۔ اس کے نتیجے میں مَیں نے بہت پڑھا اور اس میدان میں خوب مہارت حاصل کر لی (یاد رہے کہ پروفیسر سی اے قادر منطقی اثباتیت کے فلسفے میں اس وقت پاکستان میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں)

سی اے قادر صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب کا طریق یہ تھا کہ وہ فلسفے کے میدان میں ہر نئی تحریک کے ساتھ شامل ہو جایا کرتے تھے۔ اور اس طرح سے اس میدان میں نئی نئی راہیں تلاش کرتے اور اپنا منفرد مقام پیدا کرتے تھے۔ فاضل مقرر نے کہا کہ دو تین سال قبل اقبال کی یاد میں بعض لیکچر دیئے گئے۔ دو لیکچر "شعور نبوت" پر تھے۔ ایک ڈاکٹر نذیر نیازی نے اور ایک ڈاکٹر برہان صدیقی نے دیا۔ دونوں نے اس میں وہی راہ اپنائی جو اقبال نے اپنائی تھی قاضی صاحب نے اس میں بالکل علیحدہ انداز اختیار کیا۔ مقرر نے بتایا کہ اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے مَیں نے ان سے تخلیقی تنقیدی فکر پر مضمون کی فرمائش کی۔ ان کی صحت اگرچہ کمزور تھی مگر پھر بھی انہوں نے حامی بھر لی۔ اس میں بھی انہوں نے شعور نبوت کا اپنا فلسفہ بیان کیا۔ یہ نظریہ بالکل الگ اور ایک نیا فکر ہے اور اقبال کے فکر سے بہت اعلیٰ ہے اس میں انہوں نے شعور نبوت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کی فکر تخلیقی فکر ہوتی ہے۔ مذہب کے متعلق ایک دفعہ انہوں نے ایک جگہ یہ نظریہ پیش کیا کہ مذہب کا کام ہے کہ فرد کی آزادی کی حفاظت کرے۔ آج جبکہ دنیا بھر میں ڈکٹیٹر شپ اور کمیونزم کے دور میں حکومتیں سخت گیر ہوتی جا رہی ہیں فرد سے اس کی انفرادیت چھینی جا رہی ہے۔ قاضی صاحب کا خیال تھا کہ مذہب کا یہ فرض ہے کہ فرد کی انفرادیت کو گم نہ ہونے دے۔

ان کی یہ بات مَیں نے انہیں بڑی دیر کے بعد ایک یاد دلائی تو کہنے لگے کہ مجھے یاد نہیں کہ کب مَیں نے یہ بات کہی ہے مگر اب بھی میں اسی نظریئے پر قائم ہوں۔ سی اے قادر صاحب نے کہا کہ یہ ایک بالکل نیا نظریہ اور ہیومنسٹک (HUMANISTIC) طرز فکر ہے جو قاضی صاحب نے پیش کیا۔

جناب سی اے قادر صاحب نے قاضی صاحب کی زندگی میں سے مزاح کے مختلف پہلو بیان کئے اور کہا کہ بعض فلسفیوں کی طرح ان کی زندگی جامد یا خشک نہیں تھی بلکہ مجلس میں لوگ ان کی باتیں سنکر کھل کھلایا کرتے تھے ایک لطیفہ وہ سنایا کرتے تھے کہ کس طرح بعض لوگوں کی گھٹی میں آزادی اور ہر چیز کی مخالفت کا تصور ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص بحری جہاز تباہ ہونے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جزیرے پر پہنچ گیا۔ وہاں اسے جو پہلا شخص ملا اس سے اس نے پوچھا کہ اس جزیرے پر کوئی حکومت ہے؟ اُس نے کہا ہاں ہے!

اس شخص نے کہا تو میں اس کا مخالف ہوں اسطرح ایک دفعہ بتانے لگے کہ ایک دفعہ ایک شخص ان کے پاس مشورے کی غرض سے آیا اور کہا کہ میرے لڑکے نے بی اے پاس کر لیا ہے اب اسے کیا پڑھاؤں۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اسے لاء کالج میں داخل کروا دو وکیل بن جائے گا۔ وہ شخص معصومیت سے بولا "پر میرا پُت تے بڑا بھلا مانس ہے"۔

فاضل مقرر نے کہا کہ قاضی صاحب کی بڑی خوبی یہی تھی کہ ان سے ملنے والا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ وہ میرے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر شخص سے اتنی محبت اور سلوک سے ملتے تھے کہ ہر شخص کے نزدیک وہ سب سے زیادہ اسی کے ہو جاتے تھے۔

سی اے قادر صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب کا مجھ پر ایک خاص احسان بھی ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے مجھے ڈی لٹ کی ڈگری حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ اس کا طریق یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے سارے مضامین جمع کر کے یونیورسٹی کو بھیج دے اس پر یونیورسٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ آیا اس شخص کا تحقیقی کام اس پائے کا ہے کہ اسے ڈی لٹ کی ڈگری جو ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) سے بڑی ہوتی ہے دی جائے یا نہ دی جائے چنانچہ میں نے قاضی صاحب کے کہنے پر اپنے مضامین یونیورسٹی کو بھیج دیئے۔ یونیورسٹی نے یہ مضامین ایسے ایگزامینرز کو بھیجے جو سب بیرون ملک مقیم تھے۔ ایک سال کے بعد پتہ لگا کہ وہ تو سب فوت ہو چکے ہیں۔ پھر قاضی اسلم صاحب ممتحن مقرر ہوئے اور ظاہر ہے کہ ان کا فیصلہ میرے حق میں تھا۔ مقرر نے بتایا کہ قاضی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں ایک اقبال پراجیکٹ شروع کروایا۔ اقبال چیئر منظور کروائی اور یونیورسٹی نے سب سے پہلا "اقبال پروفیسر" بھی انہیں کو مقرر کیا۔ وفات سے چند ہفتے قبل مجھے بلایا کہ میں نے مشہور فلاسفر ہیوم پر کام کیا ہے۔

مدراس لیکچرز کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ اس میں قاضی صاحب نے سائیکو اینیلے سس اینڈ ریلیجن۔

PSYCHO ANALYSIS AND RILIGON

موضوع پر تین لیکچر دیئے اور مذہب کی تردید میں فرائیڈ کے سارے دلائل کو رد کیا۔ اس وقت فرائیڈ کا بڑا چرچا تھا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ یہ سارے اعتراضات اسلام پر وارد نہیں ہوتے بلکہ عیسائیت پر وارد ہوتے ہیں جو بودے قسم کے نظریات پر مبنی ہے۔ سی اے قادر صاحب نے کہا کہ یہ لیکچر کھو گئے ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو قاضی صاحب کے تخلیقی کام کو اکٹھا کر کے شائع کرے تو یہ قیمتی افکار ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے۔ ورنہ خدشہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں ضائع ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس فکر سے نسلوں کو INSPIRE کیا جا سکتا ہے۔

محترم پروفیسر سی اے قادر صاحب نے آخر میں بڑے موثر انداز میں اپنی تقریر کا اختتام کیا اور کہا کہ شیکسپیئر نے کہا ہے کہ

PARTING IS A SWEET SORROW

یعنی جدائی ایک میٹھا غم ہے قاضی صاحب کی ذات کا خلا پُر ہونا تو ممکن نہیں مگر کوئی شخص ابدالآباد تک زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر کسی انسان کا فکر، فکر انگیز ہے کہ وہ کبھی نہیں مرتا۔ قاضی صاحب مرے نہیں وہ اپنے فکر کے حوالے سے زندہ ہیں۔ اگر ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں ان جیسی شفقت نرمی اور حسنِ سلوک اور ان کی طبیعت کا عشرِ عشیر بھی ہم میں آجائے تو بڑی بات ہے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جنت میں قاضی صاحب کو اپنے انعامات سے نوازے۔ ہماری دعائیں ان کے لئے ہیں۔ اللہ ہمیں ہمت دے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔

محترم پروفیسر صاحب کے پُر مغز خطاب کے بعد اس تقریب کے صدر محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اٹھے۔ انہوں نے بتایا کہ قاضی صاحب کی زندگی کا ایک بہت بڑا پہلو انکی جماعتی خدمات ہیں۔ انہوں نے اپنے دورِ طالب علمی کے اس زمانے کو یاد کیا جب انہیں احمدیت کا بھی کوئی پتہ نہیں تھا۔ قاضی صاحب ان کے استاد تھے مگر یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ احمدی ہیں بھی یا نہیں چوہدری صاحب نے کہا کہ آخر ایک انقلاب میری ذات میں آیا اور میں احمدی ہو گیا۔ قاضی صاحب کو جانے کس طرح پتہ چل گیا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔

صوفی خدا بخش زیروی صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے ہمارے کالج کے دوست اور ساتھی صوفی بشارت الرحمٰن کو کہا کہ میرا خیال رکھیں۔ میں نے اس وقت اپنی احمدیت مخفی رکھی ہوئی تھی۔ مگر صوفی بشارت الرحمٰن نے ایک دن عین بھری مجلس میں سرِ عام مجھ سے سوال کر کے کہ "کیا آپ احمدی ہیں؟" اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں کالج میں میرا ناطقہ بند ہو گیا۔ ایک لڑکے نے جو بہت بڑا بدمعاش بنا پھرتا تھا مجھے حد سے زیادہ تنگ کیا تو میں نے اسے کہا کہ تم مجھے تنگ کرتے ہو تمہیں پتہ ہے کہ قاضی صاحب بھی احمدی ہیں۔ وہ لڑکا بے ساختہ کہنے لگا "وہ احمدی کس طرح ہو سکتے ہیں۔ وہ تو فرشتہ ہیں" اسے یقین نہ آیا مگر جب اس نے تصدیق کی تو اس نے بھری محفل میں اعلان کیا کہ جو شخص محمد علی کو تنگ کرے گا سب سے پہلے میں اس سے نبٹوں گا۔ یہ شخص جو کہ بعد میں بڑے اچھے عہدے پر فائز ہوا۔ ہمیشہ کسی ولی اللہ کی طرح قاضی صاحب کا ادب کرتا۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب نے قاضی صاحب کی شفقت کا بہت پُر اثر انداز میں تذکرہ کیا اور کہا کہ جب مجھے گھر سے رقم آنی بند ہو گئی تو مجھ پر سخت مشکل آئی۔ اتفاق سے قاضی صاحب کو پتہ چل گیا تو ناراض ہوئے کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ قاضی صاحب کی طبیعت میں اعتدال توازن سکون اور محبت کی حسین آمیزش تھی۔

محترم چوہدری صاحب جو خود انگریزی کے ماہر استاد ہیں کہا کہ محترم قاضی صاحب کے انگریزی ترجمے کا فن بے نظیر تھا۔ ان کی زبان میں روانی کے علاوہ ایک ایسی گونج ہوتی تھی جس کا لفظوں میں اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک دفعہ ایک ادارے نے مجھے قاضی صاحب کا ترجمہ شدہ ایک انگریزی مسودہ نظرِ ثانی کی غرض سے دیا۔ مگر مجھے یہ نہ بتایا کہ یہ کس نے ترجمہ کیا ہے۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ میں نے اپنی نالائقی اور کم فہمی سے جگہ جگہ کانٹ چھانٹ کی۔ بعد میں جب مجھے پتہ چلا کہ قاضی صاحب کا ترجمہ تھا تو میں پانی پانی ہو گیا قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حسبِ معمول بڑی شفقت سے ملے اور کہا کہ سب ٹھیک ہے۔ اور میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی میری یہ حالت تھی کہ شرم اور پریشانی سے کٹا جا رہا تھا۔ کہ قاضی صاحب جیسے فاضل اجل کی تحریر میں کاٹ چھانٹ کرنے کی گستاخی مجھ سے کیسے ہوئی؟

محترم چوہدری صاحب نے قاضی صاحب کی زندگی میں عام انسان سے محبت کا ایک واقعہ سنایا کہ کالج کے ڈسپنسر کی بیگم کا اپریشن ہوا۔ اس وقت وہ کالج سے جا چکے تھے۔ قاضی صاحب کو پتہ چلا تو اسے خط لکھا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ چوہدری صاحب نے کہا کہ میں انہیں سنیٹ (ولی اللہ) کہا کرتا تھا ان کا ایک اور واقعہ سناتے ہوئے چوہدری محمد علی صاحب نے بتایا کہ جب وہ محکمہ تعلیم میں ڈی پی آئی (ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن) لگے تو ایک ٹیچر اپنا تبادلہ کرانے کے لئے ان کے گھر گھی کا ایک کنستر دے گیا۔ قاضی صاحب گھر نہیں تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ نے لینے سے انکار کیا مگر وہ کوٹھی کے باہر کنستر رکھ کر چلا گیا۔ اگلے روز قاضی صاحب نے اسے دفتر میں بلایا اس پر سخت ناراض ہوئے اور کنستر واپس کیا۔ چند دن کے بعد اس ٹیچر نے خط لکھا اب جبکہ "منبع الجھن اٹھا دیا گیا ہے تو مہربانی کر کے میرا تبادلہ کر دیں۔ قاضی صاحب نے تبادلہ تو کر دیا مگر اس واقعے کو ہمیشہ یاد رکھا اور جب کبھی کھانے گھی زیادہ ہو جاتا تو کہتے آج کھانے میں "منبع الجھن" زیادہ ہو گیا ہے۔

ایک سکھ کا لطیفہ اکثر استعمال کرتے ایک سکھ کا نام ملکھا سنگھ تھا کہیں لیٹا ہوا آرام کر رہا تھا ایک انگریز پاس سے گزرا اور پوچھا ریلیکس سنگ؟ RELAXING (یعنی آرام کر رہے ہو؟) سکھ فوراً بولا جی نہیں ملکھا سنگھ۔ اس لطیفے کے حوالے سے اکثر جب آرام کر رہے ہوتے تو "کہتے آئی ایم ملکھا سنگ!"

آخر میں انہوں نے تقریب کے منتظم مہتمم اصلاح وارشاد مکرم سعید احمد چٹھہ صاحب کا شکریہ ادا کیا جو سادی تقریب کی کامیابی کے کریڈٹ سے بے نیاز کمرے میں ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے لاہور سے آنے والے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا اور آخر میں محترم نسیم سیفی صاحب سے درخواست کی کہ وہ دعا کرائیں۔

اس طرح سے رات سوا نو بجے یہ کامیاب تقریب اختتام کو پہنچی۔

ذہنوں کو جلا دینے والے افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ادارہ)

اِس کا خیال کر کے اب بھی مجھے پسینہ آجاتا ہے

ہماری جماعت میں ایک شخص ہوا کرتا تھا اب تو وہ مر گیا ہے۔ اور مرا بھی بڑی حالت میں ہے۔ اس نے ایک دفعہ کچھ اور دوستوں سمیت میرے پہرہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ میں خود تو کسی کو پہرہ کے لئے نہیں کہتا۔ لیکن جب کوئی پہرہ کے لئے اپنی خوشی سے آجائے۔ تو اسے روکتا بھی نہیں

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کے شمالی صوبہ میں

جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

-• قرآنی کلاسز کا اجراء -• مسجد کے لئے زمین کا حصول

-• تبلیغی و تربیتی دورہ جات -• سکولز میں تقاریر

-• ۳ افراد کا قبولِ اسلام

(مرتبہ:- مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ مگبورکا نارتھرن ریجن سیرالیون)

مگبورکا سرکٹ کانفرنس

سالانہ کانفرنس جو ہر سال Bo (بو) میں ہوتی ہے۔ اس سے قبل ہر ریجن میں علیحدہ علیحدہ طور پر مختلف جماعتوں میں سرکٹ میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) کے حلقہ میں سب سے پہلی سرکٹ کانفرنس ۴ دسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ مگبورکا میں ہوٹل آدم میں منعقد ہوئی۔ سرکٹ میٹنگ کی کارروائی کا آغاز محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مگبورکا کے امام یونس صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم برادرم نصیر احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول مسنگبی نے خوش الحانی سے قصیدہ حضرت اقدس علیہ السلام در مدح حضرت خیر الانام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد الحاج بونگے صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون نے تقریب کی اہمیت بیان کی اور پھر ماٹا نوکا کے پیراماؤنٹ چیف صاحب نے جو کہ احمدی ہیں احباب کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند پہلو بیان کئے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مالی قربانی کی برکات کے موضوع پر مکرم عباس کمارا صاحب لوکل مبلغ نے تقریر کی اور پھر احباب نے مالی قربانی پیش کی۔ اس کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون کی اختتامی تقریر ہوئی۔ آپ کی تقریر کے دوران احباب اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد کے نعرے بار بار لگتے رہے۔ اس کے بعد دعا پر میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسری سرکٹ میٹنگ ۶ دسمبر ۱۹۸۱ء کو نارتھرن صوبہ کے ہیڈ کوارٹر مکینی MAKENI میں ہوئی۔ ہر دو میٹنگز کو کامیاب بنانے کے لئے خاکسار نے تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور احباب کو میٹنگز میں شرکت کے لئے تحریک کی گئی۔ ہر دو میٹنگز کے لئے پولیس کے افسران سے مل کر اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ اس کے علاوہ علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف سے بھی اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ مگبورکا کی سرکٹ میٹنگ میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کے معززین علاقہ میں پولیس کے اعلیٰ افسر اور بہت سے عیسائیوں اور مسلمان بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ لبنانی بھائی مکرم ابراہیم منور حسین نے بھی اس تقریب میں بڑے شوق سے شمولیت کی۔

مکینی میں سرکٹ میٹنگ کے لئے شہر کے وسط میں ٹاؤن ہال کرایہ پر لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہال سامعین سے پوری طرح بھر گیا۔ قریباً ۹ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے اور شہر کے معززین بھی بہت شوق سے شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ہال میں اور ہال سے باہر شاہراہ پر بینرز بھی لگائے گئے تھے جو ہر آنے جانے والے کی توجہ کو اس طرف مبذول کرتے۔ مکینی سرکٹ میٹنگ ٹاؤن ہال میں محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو امام یونس صاحب آف مگبورکا نے کی۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب نے قصیدہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم الحاج بونگے صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نے میٹنگ کی اہمیت بیان کی اور پھر امام یوسف آف ماگو کا نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مبلغ ویسٹرن ایریا نے تقریر کی۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے چند پہلو بیان کئے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد لوکل مبلغ مکرم عباس کمارا صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور پھر احباب نے اس موقعہ پر چندہ پیش کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

آخر میں امیر صاحب سیرالیون نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور پھر تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔ یہ سرکٹ کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ الحمد للہ

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے موقعہ پر جماعت میں جلسہ ہائے سیرت النبی منعقد کئے گئے۔ جن میں سے ذیل کی جماعتوں کے جلسے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ شمالی صوبہ میں ٹمبو ڈو، مسنگبی، مگبورکا۔ مائل ۹۱ (ML 91) میں یہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم خصوصی طور پر منائے گئے۔

قرآنی کلاسز کا اجراء

مختلف بڑی بڑی جماعتوں میں قرآن کریم کی کلاسیں جاری کی گئیں۔ مکینی میں مکرم عباس کمارا لوکل مبلغ، مائل ۹۱ میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال مسنگبی میں مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال۔ مکرم محمد الدین صاحب اور مکرم نصیر احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سکول احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھا رہے ہیں۔ مگبورکا میں خاکسار نماز مغرب کے بعد قرآن کریم پڑھاتا ہے۔

مسجد کے لئے زمین کا حصول

مائل ۹۱ میں احمدیہ ہسپتال کھلنے کے بعد جماعتی ترقی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے احباب جماعت کو ہسپتال میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ پیراماؤنٹ چیف اور سیکشن چیف سے ملاقات کی اور مسجد کے لئے زمین کی درخواست کی۔ الحمد للہ گزشتہ ہفتہ ایک نہایت عمدہ پلاٹ برلب سڑک مسجد کے لئے مل گیا ہے۔ پانی کا کنکشن حاصل کر لیا گیا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے بلاک تیار کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خانۂ خدا کی تعمیر میں اپنی تائید و نصرت شامل حال رکھے آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں تین افراد نے احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

بقیہ :- افکارِ عالیہ

اس وقت ہم نہر پر گئے ہوتے تھے۔ اور ہمارا خیمہ ایک طرف لگا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم آپ کا پہرہ دیں گے۔ گرمیوں کے دن تھے۔ مجھے تکان محسوس ہوئی اور میں خیمہ میں جا کر سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھا تو میں نے گھر والوں سے دریافت کیا کہ خیمہ میں جو میری چھتری لٹک رہی تھی وہ کہاں گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو باہر گئے ہوئے تھے اور ابھی واپس آئے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ کون لے گیا۔ خادمہ سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگی کہ ایک آدمی خیمہ کے پاس آیا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ حضرت صاحب کی چھتری دے دو۔ چنانچہ میں نے چھتری اٹھا کر اسے دیدی۔ میں نے جب باہر جا کر دریافت کیا تو ہر ایک شخص نے لاعلمی ظاہر کی کہ ہمیں نہیں معلوم کون خیمہ کے پاس گیا۔ اور چھتری مانگ کر لے گیا۔ غرض کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون شخص تھا کوئی چور تھا۔ یا کوئی دشمن تھا۔ جو صرف یہ بتانے کے لئے آیا تھا کہ تمہارے پہروں کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کو چھتری لینے سے کیا حاصل ہو سکتا تھا۔ اس کی غرض محض یہ بتانا ہو گی۔ کہ تم اتنے غافل ہو۔ کہ میں تمہارے گھر کے اندر داخل ہو کر ایک چیز اٹھا سکتا ہوں۔ اگر کسی مصلحت یا اخلاق کی وجہ سے میں نے تم پر حملہ نہیں کیا تو اور بات ہے۔ ورنہ میں اندر ضرور داخل ہو گیا ہوں۔ اور تمہاری ایک چیز بھی اٹھا کر لے آیا ہوں۔ مگر تمہیں اسکی خبر تک نہ ہوئی۔ بہرحال جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام بھائی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہی ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی کلاس میں داخل ہوں

مہتمم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے اس پر اظہارِ ناراضگی کیا۔ اور کہا کہ ایسے پہرہ کا فائدہ کیا ہے۔ اس پر وہی آدمی جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ کہنے لگا کہ اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ آپ نے وہ چھتری کہاں سے خریدی تھی تو میں ویسی ہی چھتری خرید کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

اب دیکھو یہ کتنی کمینہ اور ذلیل ذہنیت تھی اس شخص کی کہ اس نے میری ناراضگی کی حقیقت کو سمجھنے کی تو کوشش نہ کی۔ اور یہ سمجھا کہ میری ناراضگی چھتری کے نقصان کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ میری ناراضگی کی وجہ تو یہ تھی کہ جب تم ایک ذمہ داری کا کام لیتے ہو۔ تو تمہارا فرض ہے کہ اس کام کو پوری تندہی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دو۔ اور اگر تم وہ کام نہیں کر سکتے۔ تو تمہارا اس کی بجاآوری کے لئے ذمہ داری قبول کرنا حماقت ہے۔ مگر اس نے سمجھا کہ میری خفگی اس لئے ہے کہ میری چھتری گم ہو گئی ہے۔ اور وہ کہنے لگا کہ اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ آپ نے چھتری کہاں سے خریدی تھی۔ تو میں ویسی ہی چھتری خرید کر آپ کو دیدوں اب یہ اتنی کمینہ ذہنیت ہے۔ کہ مجھے اس کا خیال کر کے اب بھی پسینہ آجاتا ہے۔ اور میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ کیا اتنا ذلیل کمینہ انسان بھی کوئی ہو سکتا ہے وہ احمدی تھا۔ گو بعد میں عملاً مرتد ہو گیا۔ مگر بہرحال وہ کہلاتا احمدی تھا"

(مشعلِ راہ۔ صفحہ ۱۶۱ - ۱۶۲)

(مرسلہ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب۔ اسلام آباد)

مثالی وقارِ عمل

جملہ ناظمین مجالس اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۶ اپریل بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقارِ عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقارِ عمل کا تعین ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دیکر ہر مجلس کے سو فیصد اطفال کو اس وقارِ عمل میں شامل کرنیکی کوشش کریں اور رپورٹ علیحدہ کاغذ پر جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقارِ عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتۂ اطفال کب اور کیسے؟

(شعبہ جات خدمتِ خلق، وقارِ عمل و صنعت و تجارت)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ سے ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء ہفتہ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے اس ہفتہ کے سلسلہ میں شعبہ جات خدمتِ خلق۔ وقارِ عمل و صنعت و تجارت سے متعلق ہدایات پیش ہیں

خدمتِ خلق (۱) اس ہفتہ میں ہر طفل کم از کم ۵ کام خدمتِ خلق کے ضرور کرے۔

(۲) بک بنک کا قیام عمل میں لا کر کامیاب طلباء سے درسی کتب حاصل کر کے مستحق طلبا میں تقسیم کریں۔

وقارِ عمل: (۱) مورخہ ۱۶ اپریل کو اجتماعی وقارِ عمل کیا جائے۔

(۲) ہر طفل روزانہ اپنے گھر کے سامنے جھاڑو دے کر چھڑکاؤ کرے اور گھر وغیرہ کی صفائی نیز مسجد کی صفائی کا خیال رکھا جائے۔

صنعت و تجارت: (۱) اطفال کو جلد سازی اور لفافے وغیرہ بنانے کی عملی تربیت دی جائے۔

(۲) شہری مجالس صنعتی کلاس و صنعتی نمائش کا انعقاد کریں۔

براہ کرم ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس ہفتہ کو شایانِ شان طریق پر منائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۷ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں قائدین و ناظمین اطفال ابھی سے نصاب کے مطابق تیاری شروع کروادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم۔ (مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالسِ انصاراللہ توجہ فرمائیں!

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ایتائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیوں کر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ میں اس ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے"

(قیادت ایثار انصاراللہ مرکزیہ)

گم شدہ رسید بکیں

مجلس انصاراللہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کی رسید بک نمبر ۱۷، اور مجلس انصاراللہ چوہڑکانہ کی رسید بک نمبر ۱۰۵۷ گم ہو چکی ہیں۔ ان رسید بکوں پر چندہ ادا نہ کیا جائے اور اگر یہ رسید بکیں مل جائیں تو دفتر انصاراللہ مرکزیہ کو ارسال فرمادی جائیں۔

قائد مال۔ انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم میاں سعید احمد صاحب سکنہ مکان نمبر ۱۲ گلی ۹ دھرمپورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں عبداللطیف صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۱/۵ واقع محلہ باب الابواب ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ۱/۱۳ حصہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) میاں عبدالکریم صاحب۔ (۲) میاں عبدالحلیم صاحب (۳) میاں سعید احمد صاحب (۴) میاں شاہد ریاض صاحب (۵) میاں شریف احمد صاحب (۶) امۃ اللطیف طاہرہ صاحبہ (۷) امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ہم تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلانِ نکاح و شادی

میرے بیٹے عزیزم محمد اسلام صاحب کا نکاح روبینہ نصیر صاحبہ بنت مکرم اختر نصیر صاحب آف جسرور کراچی کے ہمراہ بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر ۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء کو مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے بر مکان چوہدری اختر نصیر احمد صاحب کراچی میں پڑھا۔ نکاح کے ساتھ ہی رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی۔ بارات ۱۰ مارچ کو سادھوکے سے روانہ ہو کر ۱۱ مارچ کو کراچی پہنچی تھی۔ نکاح اور رخصتانہ کے بعد ۱۲ مارچ کو وہاں سے روانہ ہو کر ۱۳ مارچ کو واپس سادھوکے پہنچی۔ ۱۵ مارچ کو خاکسار نے وسیع پیمانہ پر اپنے گھر میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کا باعث ہو۔ آمین!

(ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ)

زعماء کرام انصاراللہ کے حل شدہ پرچے ۲۰ اپریل تک مرکز کو ارسال کر دیں

قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۸۷

میں خدیجہ ابراہیم گبڈا موصی زوجہ ابراہیم GBADAMOSI پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت یکم فروری ۱۹۷۹ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰-۷-۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۳۰ ؏

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے -/۲۰ ؏ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- خدیجہ ابراہیم گبڈا موصی

گواہ شد:- محمد اجمل شاہد امیر و مشن انچارج نائیجیریا۔

گواہ شد:- گبڈا موصی B.W.25 MTAZU T/WODA KADUNA

مسل نمبر ۲۴۹۸۸

میں بشریٰ خان زوجہ محمد اکرم خان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۳½ سال پیدائشی احمدی ساکن والفورڈ ہارلفورڈ شائر لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- چوڑیاں وزنی ۸ تولہ

۲- سیٹ ۴ تولہ

۳- ٹکہ و انگوٹھی ۲ تولہ

۴- چین (زنجیر) ایک تولہ۔ کل زیورات طلائی وزنی ۱۵ تولہ مالیتی -/۱۲۰۰ پونڈ

۵- ہیرے کی دو عدد انگوٹھیاں مالیتی -/۴۰۰ پونڈ

۶- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰,۰۰۰ روپے پاکستانی

۷- ۵ ہزار روپے پاکستان بنک میں جمع ہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۸ پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس بچگان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ- بشریٰ خان زوجہ محمد اکرم خان صاحب لنڈن۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد:- محمد اکرم خان خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۹۸۹

میں شہناز بھٹی زوجہ مشہود احمد بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سلوبارکشائر لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۴-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۱۵۰۰ پونڈ

۲- زیورات طلائی ۶ تولہ مالیتی -/۴۸۰ پونڈ

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۴ پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- شہناز بھٹی زوجہ مشہود احمد صاحب بھٹی۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ یو۔ کے لنڈن۔

گواہ شد:- مشہود احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۹۹۰

میں شریفاں بی بی بیوہ چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم قوم جٹ بسرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۲-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- اراضی موازی ۵ گھماؤں ۲ کنال واقع تلونڈی بھنڈراں کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں جس کی موجودہ قیمت -/۸۴,۰۰۰ چوراسی ہزار روپے

۲- حق مہر -/۳۰۰ روپے جو کہ خاوند مرحوم کو زندگی میں معاف کر دیا تھا۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ پچاس روپے ماہوار بصورت گزارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- شریفاں بی بی بیوہ غلام حسین صاحب مرحوم تلونڈی بھنڈراں

گواہ شد:- محمد یوسف ولد چوہدری پیر محمد صاحب مرحوم تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- سعید احمد پسر موصیہ۔

تقریب شادی

۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو خاکسار کے بیٹے عزیز محمد اکرم صاحب جٹ (فیروز والا ضلع گوجرانوالہ) کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ طلعت جٹ صاحبہ (بنت مکرم چوہدری محمد اصغر علی صاحب جٹ آف کرتو ضلع شیخوپورہ) عمل میں آئی۔ نکاح کا اعلان پانچہزار (۵,۰۰۰) روپے مہر پر مکرم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم کرتو ضلع شیخوپورہ نے کیا۔ عزیزہ طلعت جٹ صاحبہ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب سابق سیشن جج کی بھتیجی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر جہت سے مبارک اور بابرکت ہو۔

(حبیب احمد صدر جماعت احمدیہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اوّل، دوم اور سوم انعامات بالترتیب -/۲۰۰، -/۱۵۰ اور -/۱۰۰ روپے نقد مقرر ہیں۔ اطفال ابھی سے اس مضمون کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ شرائط درج ذیل ہیں

۱- مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲- پتہ اور تمام حوالہ جات مکمل اور صاف طور پر لکھے جائیں۔

۳- مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانا چاہیئے۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- مسجد اقصیٰ

کے مسلمانوں کے ساتھ ہم آواز ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی قوت کا انحصار اتحاد میں ہے مگر یہ افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان ممالک آپس میں پوری طرح متحد نہیں ہیں۔ اسرائیل کو شکست دینے اور اس کے وجود کو ختم کرنے کے لیے دنیا بھر کے مسلمانوں میں کامل اتحاد از بس ضروری ہے۔

محترم مولوی خورشید صاحب کے بعد محترم مولانا غلام باری سیف صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مسجد اقصیٰ کی مختصر تاریخ بتائی اور بتایا کہ اس جگہ سب سے پہلے حضرت سلیمانؑ نے ہیکل تعمیر کیا تھا۔ اس کے بعد بیت المقدس کئی بار بسا اور اجڑا۔ آخر کار جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا تو حضرت عمر نے ہیکل سلیمانی کے آثار تلاش کر کے اس جگہ پر مسجد اقصیٰ تعمیر کی۔ آخر کار ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں مسجد اقصیٰ یہودیوں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ انہوں نے اسرائیل کے قیام کی تاریخ پر بھی مختصر طور پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس مملکت کو برطانیہ اور امریکہ نے ناجائز طور پر اس جگہ قائم کروایا اور اس کے قیام سے لے کر اب تک امریکہ اس ملک کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ محترم مولانا نے بتایا کہ عرب ملکوں کے عوام بڑے بہادر اور جوش و جذبے کے مالک ہیں مگر افسوس ہے کہ ان ممالک میں ان کی قوت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں ان میں فلسطینی اور عرب عوام بڑی بہادری اور دلیری سے لڑے مگر نہ ان کے پاس اسلحہ ہے نہ گولہ بارود اور نہ ہی یہ منظم اور متحد ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ چند سال پہلے مسجد اقصیٰ میں آگ لگا دی گئی تھی اور اب ایک اسرائیلی نے نماز فجر کے وقت نمازیوں پر فائرنگ کر کے کئی مسلمانوں کو شہید اور کئی کو زخمی کر دیا۔ اس سانحے کی خبر پا کر نہتے فلسطینی عوام گھروں سے باہر نکل آئے اور انہوں نے بڑی دلیری سے اسرائیلی فوجیوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس المناک سانحہ پر آج ہر مسلمان کا سینہ فگار اور دل زخمی ہے اور ہر احمدی اس دکھ کو اپنا دکھ سمجھتا ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ حالات مخدوش ہیں مگر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے مسلمانوں کو فتح کی بشارت دی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ جب یہود سے فیصلہ کن جنگ ہوگی تو آخر کار مسلمانوں کو یہود پر غلبہ دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ پتھر بھی پکار پکار کر کہیں گے یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ حالات بدلیں گے اور خدا تعالیٰ کی قدرت مسلمانوں میں ایک ایسی قیادت پیدا کرے گی جو یہودیوں کا مقابلہ کرنے کی اہل ہوگی اور پھر وہ دن آئے گا کہ زمین اپنے رب کے نور سے ایک بار پھر جگمگا اٹھے گی۔

ان کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے خطاب کیا اور سیدنا حضرت اقدس کی ایک تحریر کی روشنی میں واضح کیا کہ آخر کار ایک دن یہودیوں کو شکست ہوگی۔

آخر میں صدر عمومی محترم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کی استدعا پر محترم مولانا غلام باری سیف صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کروانے سے قبل انہوں نے کہا کہ آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر سے ان کی کھوئی ہوئی عظمت عطا کرے اور ان کی شان و شوکت واپس مل جائے آمین۔ دعا کے بعد یہ جلسہ قریباً پانچ بج کر چالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔

۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۸ ویں سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ ۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

" بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس میں لازمی ہے "

قائدین مجالس و اضلاع، امرائے کرام، مربیان و معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ تربیتی کلاس میں شمولیت کیلئے خصوصی مساعی فرما کر ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو سعیٔ مقبول بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

میرے بھتیجے عزیزم ذکاء اللہ رانجھا سلمہ، (سابق سکواڈرن لیڈر پاکستان ایئر فورس) ابن محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ اور عزیزہ تنویر مرزا اسلمہا بنت محترم مرزا عنایت اللہ صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کی تقریب شادی ۱۹ فروری ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک انجام پائی۔

بارات اُس روز صبح موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہو کر بارہ بجے دوپہر ماڈل ٹاؤن لاہور پہنچی۔ جہاں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ نے دونوں کا پچاس ہزار روپیہ حق مہر پہ نکاح پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ نکاح اور رخصتانہ کی تقریب میں ماڈل ٹاؤن لاہور کے مقامی احباب اور دیگر حضرات کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

بعد رخصتی بارات اُسی روز شام کو ربوہ واپس آئی۔ اگلے روز ۲۰ فروری کو محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا مرحوم کے مکان واقعہ دارالرحمت غربی ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا جس میں مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (سلیم اختر ۳۸/۴ دارالرحمت غربی ربوہ)

گم شدہ لاکٹ

۲ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد واپس گھر جاتے ہوئے میری ہمشیرہ کا گلے کا طلائی لاکٹ کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی صاحب کو ملا ہو وہ برائے مہربانی امین بوٹ میکر اقصیٰ روڈ کو پہنچا دے (محمد امین بوٹ میکر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

کھاریاں کینٹ میں

دو کوٹھیاں ہر ایک رقبہ ایک کنال ۲½ مرلہ مشتمل بر ۴ بیڈ روم۔ ایک سٹڈی روم۔ کچن وغیرہ کے علاوہ سرونٹ کوارٹر۔ فوری فروخت کے لئے موجود ہیں۔ رابطہ خرید و فروخت کا مرکز

سائلی و سائلی کا سنگم املاک کنسرن

ریلوے روڈ ربوہ

ہالینڈ کی

ملک سوگر

ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کے لئے خصوصی

25% رعایت

ہوم پیکرز ۱۰۵/۴ ماڈل ٹاؤن لاہور

الیکٹریشن • ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ

ووکیشنل ریگولر و کریش پروگرام کورسز

کلاسز ۱۵ اپریل سے شروع ہوں گی

داخلہ جاری ہے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر

دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ فون ۵۹۲

Recognised By

Punjab Board of Technical Education Lahore

معذرت

خدائی بشارتوں کے تحت سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقدِ ثانی کے بابرکت موقع کے سلسلہ میں مورخہ ۱۳ شہادت/اپریل کو دفتر الفضل میں تعطیل رہی۔ لہٰذا ۱۳ اپریل بروز منگل کا پرچہ شائع نہیں ہوا نیز مورخہ ۱۴ اپریل کو سرکاری اعلان کے مطابق مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کے ضمن میں تعطیل کی وجہ سے بھی پرچہ شائع نہیں ہوا اسکی اطلاع قبل از وقت نہ دی جا سکی جس کیلئے ادارہ معذرت خواہ ہے (مینجر الفضل)